اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل

قادیان دار الامان

روزنامہ

ہفتہ نمبر

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۷ | مؤرخہ ۱۷ رجب ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۰۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت آج گھٹنے پر چوٹ آجانے کی وجہ سے ناساز رہی ۔ احباب حضور کی خیر و عافیت کے لئے دُعا فرماتے رہیں ؛؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ؛؛

سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ تا حال علیل ہیں ۔ دعائے صحت کی جائے ؛؛

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مولوی شیر علی صاحب کا بخار اُتر گیا ہے ؛؛

مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر تبلیغی دورہ سے واپس آگئے ہیں ؛؛

آج دار الشیوخ کا ایک طالب علم قادر بخش جو متفرق کلاس میں تعلیم حاصل کرتا تھا ۔ تپ محرقہ سے ۱۵ دن بیمار رہنے کے بعد بعمر ۱۸ سال فوت ہو گیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ دعائے مغفرت کی جائے ؛؛

بعد نماز مغرب مسجد دار الفضل میں مجلس اطفال کا ماہوار جلسہ ہوا ۔ جس میں مختلف ممبران نے تقاریر کیں ؛؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عیسائیوں کے متعلق ایک عظیم الشان پیشگوئی

"جب سے خدا نے مجھے دُنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے ۔ اُسی وقت سے دُنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسٰےؑ کی خدائی کے دلدادہ تھے ۔ اب اُن کے محقق خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں ۔ اور وُہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی ۔ بہتوں کو ان میں سے یہ بات سمجھ آگئی ہے ۔ کہ بُت کچھ چیز نہیں ہیں ۔ اور گو وُہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں ۔ اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں ۔ لیکن کچھ شک نہیں ۔ کہ ہزارہا بیہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسیاں انہوں نے اپنے گلے پر سے اتار دی ہیں ۔ اور توحید کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہو گئے ہیں ۔ میں امید کرتا ہوں ۔ کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دے کر سچی اور کامل توحید کے اُس دار الامان میں داخل کر دے گی ۔ جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے ۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے ۔ بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے ۔" (لیکچر لاہور صہ ۳۵)

"پس وُہ قدوس خدا کوئی کام برخلاف اپنی صفات ازلیہ کے ہرگز نہیں کرتا ۔ باقی سب افعال پر قادر ہے ۔" (پرانی تحریریں صہ ۳)

ہمارا کام کیا ہے؟

"وُہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے ۔ وُہ یہ ہے ۔ کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے ۔ اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں ۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں ۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دُنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ۔ ان کو ظاہر کر دوں ۔ اور وُہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے ۔ اس کا نمونہ دکھاؤں ۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دُعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں ۔ حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں ۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وُہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابُود ہو چکی ہے ۔ اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دُوں ۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا ۔ بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہو گا ۔ جو آسمان اور زمین کا خدا ہے ۔" (لیکچر لاہور صہ ۳۴)

خدا تعالیٰ کی قدرت کا مفہوم

"خدا ایسے افعال ہرگز نہیں کرتا ۔ جن سے اس کی صفات قدیمہ کا زوال لازم آئے ۔ جیسے وُہ اپنا شریک پیدا نہیں کر سکتا اپنے آپ کو ہلاک نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ اگر ایسا کرے ۔ تو اس کی صفات قدیمہ جو وحدت ذاتی اور حیات ابدی ہے زائل ہو جائے گی ۔"

سٹیشنوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ لنڈن میں ۳۰ اگست کو ایک وفد نے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ اور کہا کہ عورتوں اور بچوں کو محفوظ مقامات پر پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ آپ نے جواب دیا کہ ابھی حالات ایسے نازک نہیں ہوئے۔ وقت آنے پر حکومت خود اپنی ذمہ داری کا احساس کرے گی۔ استنبول سے ۳۰ اگست کی اطلاع ہے کہ متعدد جرمن جنگی جہاز اس بندرگاہ پر کھڑے تھے۔ انہیں وہاں سے فوراً نکل جانے اور روس کے سمندر یعنی بحیرہ اسود میں ٹھہرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حکومت جرمنی اس کوشش میں ہے کہ ترکی کے ساتھ ایک فوجی معاہدہ ہو جائے۔ چنانچہ جرمن سفیر اسی سلسلہ میں آج انقرہ جا رہا ہے۔ سلواکوں سے ریڈیو کے ذریعہ اپیل کی گئی ہے۔ کہ جب جرمن افواج پولینڈ پر حملہ کرنے کے لئے سلواکیہ سے گذریں۔ تو ان کا خیر مقدم کیا جائے۔ نیز یہ کہ پولینڈ سلواکیہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ پولش سرحد پر مسلح گارڈوں کے دس ڈویژن جمع کر دیئے گئے ہیں۔ جن کے پاس ایک ہزار ٹینک ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ موقعہ آنے پر اپر سلیشیا پر فوراً حملہ کیا جا سکے اس علاقہ میں پولینڈ کے بہت سے صنعتی کارخانے ہیں۔ مشرقی پرشیا میں فوجوں کے اجتماع کی خبروں کی بھی تصدیق ہو گئی ہے مختصر یہ ہے کہ ہر طرف ایک افراتفری مچی ہوئی ہے۔ اور کوئی قوم سکون اور امن کی حالت میں نہیں۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عمہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے چھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

گرمیوں میں
طاقت جوانی قایم رکھیں

موسم کا صحت پر اثر لازمی ہے۔ موسم گرما میں ہاضمہ کمزور اور زیادہ پسینہ آنے سے گرمی سے جسم اور دماغ سست ہو جاتا ہے۔ اگرچہ برداشت کر سکنے والے تندرست اشخاص کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہونا چاہیے لیکن تو بھی دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ عام طور پر لوگ گرمیوں میں اپنی تندرستی۔ پھرتی حوصلہ میں کمی پاتے ہیں صرف وہ لوگ جو سمجھدار ہیں اور موسم کے مطابق

گرمیوں کے رسائن

استعمال کرتے ہیں۔ گرمیوں میں بھی اپنی صحت کو طاقت کو ترقی کرتا ہوا پاتے ہیں۔ کارخانہ امرت دھارا کی مندرجہ ذیل اکسیریں مقوی ادویات خاص کر گرمیوں میں صحت کو ٹھیک رکھنے کے اور بڑھانے کے لئے بہت ہی اعلےٰ ہیں۔

اکسیر نمبر ۲۷	اکسیر نمبر ۱۶	کرن جوانی
گرمی کی زیادتی سے جگر۔ گردہ۔ مثانہ معدہ۔ دماغ منی وغیرہ میں پیدا ہوئی سب خرابیوں کو دور کرنیکے لئے سرد طاقت بخش دوائی ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے ۸ـ	ہر مہینہ سے کمزور اور مرجھائی ہوئی جوانی والوں کے لئے سرد رسائن دل دماغ۔ مثانہ۔ گردہ کیلئے طاقت بخش ویرج کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہے قیمت ۳۲ گولی چار روپے ۸ گولی ایک روپیہ	نسوں پٹھوں کی کمزوری طاقت پیدا کرنے والے گلینڈز کی کمزوری دل جگر معدہ و اعضاء رئیسہ کی کمزوری دور کرنیکے لئے رسائن قیمت ۱۰۰ گولی چار روپے۔ ۲۴ گولی ایک روپیہ۔

پتہ:۔ امرت دھارا۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخہائے عقد و رخصتی

مشیرہ عفت بنت مرزا فصیح الدین صاحب منسوب بہ شیخ عبد الحکیم صاحب ابن خان صاحب شیخ عبد العلیم صاحب ریٹائرڈ چیف سینیٹری انسپکٹر بنارس کینٹ

ہے ہے طرز زیبا سال عقد مشیرہ خانم

۱۳۵۷ھ

رہے قبلہ کبیر الدین ذی جاہ
ہے پید ا جن سے شانِ میرزائی
ہوئی جولائی میں پوتی کی شادی
تھی سارے گھر میں جس سے دلربائی
حسام ایک عیسوی تاریخ کہہ تو
۳۰۹ ـ ۵۲۴ ـ ۱۰۳۵
مشیرہ پاستانی کتخدائی
۱۹۳۹ء

مژدہ داد تاریخ وداع ۱۳۵۷ھ

وداع مشیرہ ہوئی بیس دسمبر کو
تو اپنے فضل سے خوش رکھیو اسکو رب کریم
مشہور صبح بنارس یہی وہ منظر ہے
عروس لکھنوی کاشی میں ہے بشکل صنم
حسام عیسوی تاریخ رخصتی یہ لکھ
۲۹۶ ـ ۱۰۳ ـ ۱۵۹۰
چلی نسیم چمن آئی ہو کے رخصت شمیم
۱۹۳۸ء ـ ۹۹۹۹

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وارسا سے ۳۰ اگست کی خبر ہے کہ گاندھی جی نے پولش گورنمنٹ کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں ان تمام لوگوں کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے جو دنیا کے امن اور بنی نوع انسان کی بہبودی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ نیز اسے مشورہ دیا ہے۔ کہ تشدد کا جواب عدم تشدد سے دے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ خطرۂ جنگ کے پیش نظر ملک معظم کے تاج کے جواہرات بھی کسی جگہ محفوظ کر دیئے گئے ہیں۔ ونڈسر اور کننگٹن محلات کے شاہی محکمے نیز لنڈن ٹاور اور جیول ہاؤس بند کر دیئے گئے ہیں۔

بنوں ۳۰ اگست کل ایک قبائلی گروہ نے گولباتی راجپوت رجمنٹ کے کیمپ پر گولیوں کی بے پناہ بارش کی۔ مہردل اور گل نواز کے لشکر اس نواح میں چھپے ہوئے ہیں۔ کل ان پر بم برسائے گئے۔ اور مشین گن سے بھی فائر ہوئے گل نواز کے والد کو گرفتار کر لیا گیا ہے

انقرہ ۳۰ اگست فرانسیسی حکومت نے سکندرونہ کی واپسی کے ساتھ پایاس ریلوے لائن ریل گاڑیاں۔ انجن۔ سٹیشن سگنل غرضیکہ مکمل سامان بھی ترکوں کے حوالہ کر دیا ہے۔ ترکی حکومت اس ریلوے کو بندرگاہ تک وسعت دے گی۔ اور بندرگاہ کی تعمیر میں اس سے کام لے گی۔

وارسا ۳۰ اگست آج یہاں ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ جرمنی کئی ماہ سے پولینڈ پر زیادتیاں کر رہا ہے۔ اور پولش سرحد پر نازی افواج کا اس قدر اجتماع اس کا زندہ ثبوت ہے۔

شنگھائی ۳۰ اگست برطانوی حکومت کی ہدایات کے مطابق ان چار چینیوں کو کل جاپانی افسروں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ جن پر جاپانی بنک کے افسر کے قتل کا الزام ہے

لنڈن ۳۰ اگست کچھ عرصہ ہوا۔ یورپ کے مختلف ممالک نے ایک کانفرنس میں ریڈیو کی لہروں کے متعلق ایک معاہدہ کیا تھا جس کا نفاذ ستمبر سے ہونے والا تھا۔ مگر جرمنی نے ابھی سے اس کی خلاف ورزی شروع کر دی ہے حالانکہ اس پر جرمن نمائندہ کے دستخط ہیں۔ جرمن وزیر پروپیگنڈا نے ہالینڈ کی سرحد کے قریب ایک ریڈیو سٹیشن تعمیر کرایا ہے۔ جو برطانیہ کی براڈ کاسٹنگ کمپنی کے پروگرام کو جرمنی میں نہیں پہنچنے دے گا۔

نتھیاگلی ۳۰ اگست صوبہ سرحد کے ایک لیڈر نے آج گورنر سے ملاقات کی۔ اور بتایا کہ قبائلی لوگوں میں سر مائیکل اڈوائر کی نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح کی پالیسی کامیاب ہو سکتی ہے۔

لنڈن ۳۰ اگست چونکہ بحیرہ روم میں برطانوی جہازوں کی آمد و رفت بند ہے۔ اس لئے ہندوستان کو جہازوں کے آنے کا سلسلہ بھی بند ہے۔ اور معلوم نہیں کب تک جاری ہو۔

بمبئی ۳۰ اگست اچھوت لیڈر راؤ بہادر ایم۔ سی۔ راجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں تمام اچھوت حکومت برطانیہ کی مدد کریں اور سب جمہوریت پسندوں کو برطانوی جھنڈے تلے جمع ہو جانا چاہیئے۔

ماسکو ۳۰ اگست یورپ کے مشرقی علاقوں میں خطرناک صورت حالات کے پیش نظر حکومت روس نے اس طرف اپنی قلعہ بندی کو مضبوط کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لکھنو ۳۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ سنی شیعہ مصالحت کرانے میں خاکساروں یا ان کے لیڈروں کا کوئی دخل نہیں۔ جناب مشرقی صاحب یہاں موجود ہیں۔ انہوں نے مولانا ابوالکلام آزاد اور وزیر اعظم یو۔ پی سے ملاقات کرنا چاہی۔ مگر دونوں نے انکار کر دیا۔ افواہ ہے کہ انہیں یو پی سے نکال دیا جائے گا۔

دمشق ۳۰ اگست دروزی لوگ بازاروں میں مظاہرے کرتے اور اعلان کرتے پھرتے ہیں۔ کہ وہ فرانس اور جمہوریت کی تائید میں لڑینگے

لنڈن ۳۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ گورنمنٹ نے حکومت چین کو ستر کروڑ روبل یعنی ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تا وہ سامان جنگ خرید کر اچھی طرح مسلح ہو سکے

ٹوکیو ۳۰ اگست جاپان کی نئی کیبنٹ بن گئی ہے۔ جنرل توبو کی ابے وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں۔ وزارت خارجہ بھی آپ ہی سے ملحق ہو گی۔

پانڈیچری ۳۰ اگست فرانسیسی ہند میں دفاعی تدابیر مستعدی سے اختیار کی جا رہی ہیں۔ یہاں ایک گرجا کی بلند ترین عمارت ہے اس پر دوربینوں والے نگران بٹھا دیئے گئے ہیں۔ تا وہ جہازوں کی نقل و حرکت کو دیکھ سکیں آج رات تمام شہر میں روشنی گل کرنے کا تجربہ کیا گیا۔ عوام کو ہوائی حملوں سے بچاؤ کی تدابیر سکھائی جا رہی ہیں۔

شملہ ۳۰ اگست ۲۶ اگست ۱۹۳۹ء کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۵۰ لاکھ روپے کا سونا بمبئی سے باہر بھیجا گیا۔

ٹانک ۳۰ اگست تین ہندوؤں کی لاشیں پہاڑ پر سے ملی ہیں۔ ایک کی جیب میں چٹھی تھی۔ کہ ان کو اس لئے قتل کیا گیا ہے کہ ۹ ماہ تک قید میں رکھے جانے کے باوجود زر فدیہ ادا کرکے انہوں نے اپنی رہائی کا کوئی انتظام نہیں کیا۔

رامپور ۳۰ اگست صورت حالات میں ابھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ۲ ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے تقریریں کرنا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے مراد آباد کے مسلمانوں کا وفد آکر وزیر اعظم سے ملا۔ اور ایک عارضی صلح نامہ مرتب کیا۔ مگر مقامی مسلمانوں نے اسے نامنظور کر دیا۔

راجکوٹ ۳۰ اگست پرجا پریشد کے پریذیڈنٹ نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے ریفارم کمیٹی کے ساتھ تعاون بند کر دیا ہے۔ دربار ویروالا نے اعلان کیا ہے۔ کہ کمیٹی کی رپورٹ تیار ہو گئی ہے۔ اور عنقریب اسے ٹھاکر صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا جائیگا۔

لاہور ۳۰ اگست اس سال پراونشل کانگرس کمیٹی کے دفتر سے ۳½ لاکھ فارم ماتحت کمیٹیوں کو بھیجے گئے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ دو لاکھ ممبر بھرتی کئے جائیں گے۔

کراچی ۳۰ اگست گورنمنٹ نے کارپوریشن کو ہوائی حملوں کے خلاف دفاعی انتظامات کی ہدایت کی تھی۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ وہ کوئی انتظام نہیں کرے گی جب تک کہ حکومت کی طرف سے روپیہ نہ دیا جائے۔ گو حکومت نے وعدہ کیا ہے۔ کہ بعد میں اخراجات کی تلافی کر دی جائے گی۔

لنڈن ۳۰ اگست جرمنی اور آسٹریا کے ہزاروں لوگ جو ہٹلر کے مخالف ہیں۔ یہاں آباد ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی خدمات برطانوی حکام کے حوالہ کر دی ہیں۔

لکھنو ۳۰ اگست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ اور دو ماہ تک جلسے کرنے جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی ہے

کراچی ۳۰ اگست چار جرمن جو یہاں رہتے تھے۔ پراسرار طور پر کہیں غائب ہو گئے ہیں۔ ان کو حکم تھا۔ کہ شہر کی حدود سے باہر نہ جائیں۔ مگر وہ رات کی تاریکی میں کہیں نکل گئے۔ فوجی حکام نے دو جہاز کرایہ پر لے لئے ہیں۔ اور وہ ہدایات کے منتظر کھڑے ہیں۔

امرتسر ۳۰ اگست آج بھاؤ سونا ۳۹/۶ چاندی ۵۱/۴/- اور پونڈ ۳/۲۴/- ہے گوجرہ میں گندم ۹/۲/۳ نخود ۳/- توریہ ۴/۴/- گھی ۳۸/۸/- گڑ ۸/- شکر ۹/- بنولہ کھوڑی ۹/۴/۲ لائلپور میں گندم ۲/۴/۲ گھی ۴۱/۲/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۲۱ اگست ۳۹ء سے تیسرے درجہ کے ارزاں یک طرفہ ٹکٹ بحساب آٹھ آنہ فی ٹکٹ امرتسر نارووال کے درمیان بطور تجربہ جاری کئے گئے ہیں

چیف کمرشل منیجر لاہور

ضرورت رشتہ

دو دلنواری لڑکیاں جن کی عمر علی الترتیب ۲۰ اور ۱۴ سال ہے۔ پرائمری تک تعلیم یافتہ ہیں۔ قرآن مجید مترجم اور تجرید بخاری شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب سے واقف ہونے کے علاوہ امور خانہ داری سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ اور ایک وصیت کنندہ بھی ہے۔ ان کیلئے مخلص احمدی رشتوں کی ضرورت ہے۔ جواب کیلئے ار کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ الف معرفت فضل الدین سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر

سری نگر (کشمیر) سے لاہور اور دہلی تک

ریل اور سڑک کے مشترکہ واپسی ٹکٹ

(۱) اسوقت سری نگر سے لاہور اور دہلی تک اول۔ دوم۔ درمیانہ اور سوم درجہ کے ریل اور سڑک کے مشترکہ واپسی ٹکٹ (سکیم اے۔ اور سکیم۔ بی صرف) باشتراک روڈ موٹر سروس جیسے میسرز این۔ ڈی رکھاکشن اینڈ سنز این۔ ڈبلیو۔ ریلوے آؤٹ ایجنٹس چلا رہے ہیں۔ جاری کئے جاتے ہیں۔

(۲) لاہور اور دہلی سے سرینگر کو جن کرایوں پر یہ ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں۔ وہ کرائے برعکس جانب چارج کئے جائیں گے۔ اور تمام شرائط مقررہ کے تابع ہوں گے۔ کسی سال میں ۳۰ نومبر کے نصف شب سے بعد کوئی ٹکٹ حاصل نہیں کیا جا سکے گا۔

(۳) ہر سال سری نگر سے لاہور اور دہلی تک براستہ راولپنڈی درمیانہ اور تیسرے درجہ کے ریل اور سڑک کے مشترکہ ٹکٹ صرف یکم نومبر سے ۳۰ اپریل تک جاری کئے جایا کریں گے۔ یہ ٹکٹ واپسی سفر کی تکمیل کے لئے تاریخ اجراء سے چھ ماہ تک کارآمد ہوں گے۔ وہ کرایہ جات اور دیگر شرائط جن کے ماتحت لاہور اور دہلی سے سری نگر کو ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں۔ ان ٹکٹوں پر بھی جو برعکس جانب جاری کئے جائینگے اطلاق پائیں گے۔ مزید تفصیلات کے لئے این۔ ڈی رادھاکشن اینڈ سنز آؤٹ ایجنٹس راولپنڈی یا چیف کمرشل منیجر لاہور سے خط و کتابت کریں۔

تعارف حکیم قریشی محمد عبداللہ صاحب ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (علیگ)

طبیب انچارج ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل دہلی

کرم و محترم حکیم صاحب ہمارے محبوب و مقتدا پیشوا ہندوستان کے طبیب اعظم حضرت اقدس خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاندان سے ہیں۔ اور آپ نے علم طب کی تعلیم طب کی سب سے بڑی اور مستند درسگاہ طبیہ کالج علیگڑھ سے اعزاز کے ساتھ حاصل کی ہے۔ اور گو آپ کو عملی میدان میں قدم رکھے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ مگر آپ کی فراست۔ ذہانت اور وراثتی طبی رجحانات نے تشخیص اور تجویز میں آپ کو وہ کامیابیاں عنایت کی ہیں۔ کہ بلحاظ طب ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ جس طرح خاندانی لحاظ سے آپ کو حضرت حکیم الامت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کے اس فن کی وراثت کا حق پہنچتا ہے۔ اسی طرح ہمیں امید ہے۔ کہ اس فن میں عملی لحاظ سے بھی آپ صحیح معنوں میں جانشین ہو کر خلق خدا کے لئے نعمت عظمیٰ ثابت ہوں گے۔

علاج معالجہ میں جو معجزانہ کامیابیاں بفضلہ تعالےٰ آپ کو نصیب ہوئی ہیں۔ ان کا تذکرہ بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ فی الحال آپ صرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نسبتی بھائی سید عزیز اللہ شاہ صاحب مقیم دہلی کی بیگم صاحبہ کے علاج کا حال شاہ صاحب موصوف کی زبانی ہی سنیئے۔ اگر آپ کو ان کے بیان پر اطمینان ہو۔ تو آپ اپنے دوستوں اور قرب و جوار کے مریضوں کو تحریک فرمائیں کہ وہ بھی اسی طرف رجوع کریں۔ خدا تعالےٰ ان کی مایوسیاں امیدوں سے بدل دے گا۔ شاہ صاحب موصوف فرماتے ہیں۔ "میری زوجہ کو عرصہ تین چار سال سے اس قسم کے دورے پڑتے تھے۔ کہ جن کے دوران میں ذراسی حرکت پر ہاتھ پاؤں چہرہ اور آنکھیں متورم ہو جاتی تھیں۔ اور عام کمزوری زیادہ ہو جاتی تھی۔ ڈاکٹروں کی رائے تھی۔ کہ جگر بہت کمزور ہو چکا ہے۔ میں نے اس عرصہ میں تقریباً سب قسم کے علاج کئے۔ اور دنیوی لحاظ سے بڑے بڑے نامور ڈاکٹروں اور اطباء سے علاج کرائے۔ اور کافی روپیہ علاج پر صرف کیا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اب بیس روز سے منیجر صاحب ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل دہلی کی تحریک پر میں نے کرمی حکیم قریشی محمد عبداللہ صاحب ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (علیگ) کا علاج شروع کیا۔ اور میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا۔ کہ سات روز کی دوا نے ہی جملہ شکایات میں پچاس فیصدی تخفیف کر دی۔ بلکہ دو ہفتہ کے بعد زوجہ کا اطمینان یہاں تک ہو گیا۔ کہ انہوں نے تین چار روز کے لئے دوا کا استعمال ترک کر دیا۔ کہ اب تو انہیں آرام ہے۔ میں اسکو معجزانہ اثر سمجھتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ حکیم صاحب کے ہاتھ میں اس سے بھی اچھی شفا دے۔ اور احمدی احباب کو میرا مخلصانہ مشورہ یہی ہے۔ کہ وہ عند الضرورت حکیم صاحب موصوف کی صحیح تشخیص اور علاج سے مستفیض ہوں۔ دستخط سید عزیز اللہ شاہ عفی عنہ

خاکسار نور الدین منیر بی۔ اے منیجر ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل دہلی

ہومیوپیتھک علاج میں قوت شفا زیادہ ہے

یہی وجہ ہے۔ کہ تمام امراض بسہولیت جلد شفا پاتے ہیں۔ کم خرچ۔ زود اثر مقبول عام ہے جہاں دوسرے علاج ناکامیاب رہتے ہیں۔ ہومیوپیتھک علاج کامیاب ہوتا ہے۔ تجربہ کریں۔ شافی خدا ہے۔ اس علاج میں اللہ تعالےٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں انہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجرب ہزاروں بار ہزاروں مریضوں پر تجربہ شدہ کھانے میں مزیدار۔ بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کھونے والی چیر پھاڑ کی تکلیف سے بچانے والی۔ مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں۔ آپ بھی استعمال کرائیں تو انشاء اللہ سریع التاثیر پائیں گے۔ کوئی تکلیف ہو۔ کیسا ہی مرض ہو۔ پوری کیفیت لکھ کر دوا حاصل کیجئے۔ امراض مخصوصہ مرداں کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں مستورات اور بچوں پر یہ علاج خاص اثر کرتا ہے۔ دیرینہ پیچیدہ و گندہ امراض کے زہر کو جلد زائل کر کے تندرست کرتا ہے۔ خونی و بادی بواسیر دمہ۔ کنٹھ مالا۔ ناسور۔ گنٹھیا۔ پرسوت۔ بادگولہ۔ یرقان۔ تلی۔ سیلان الرحم۔ مرگی۔ ذیابیطس۔ سفید داغ۔ فیل پا۔ سوکھا جریان کے لئے خاص مجرب ادویات موجود ہیں۔ مقویات بہت فائدہ مند ہیں روز افزوں ترقی اس علاج کو ہے۔ کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے توجہ کریں۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکر حبیب علیہ السلام

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۵۱ - نکاح ثانی پر بُرا نہ مناؤ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب کبھی عورتوں کو نصیحت کرنے کا موقعہ ہوتا تھا۔ عموماً اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتے تھے۔ کہ جو عورتیں اپنے خاوند کے دوسرے نکاح پر ناراض ہوتی ہیں وہ بڑا گناہ کرتی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے جب اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالحہ ہیں مردوں کو یہ اجازت دے رکھی ہے۔ کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے سبب چار تک بیویاں کر لیں۔ تو پھر جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق نکاح کرتا ہے۔ اس کو برا کہنا گویا خدا اور رسول کے فرمودہ سے مونہہ پھیرنا اور اپنے رب سے لڑائی کرنا ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر میں ایسی بیوی ہو جو خدا تعالےٰ کے اس حکم کو برا سمجھتی ہو تو مناسب ہوگا۔ کہ ایسی عورت کو سزا دینے کے واسطے وہ مسلمان ضرور دوسری شادی کرے

بٹالہ میں ہمارے ایک مخلص احمدی دوست میاں محمد اکبر مرحوم ہوتے تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی زمانہ کے دوست تھے۔ اور بٹالہ کے ذیل گھر کے متصل ان کی لکڑیوں کی دوکان تھی۔ جس کو بٹالہ میں ٹال کہتے ہیں۔ عاجز راقم بھی اکثر لاہور سے قادیان آتے اور جاتے وقت اس مخلص بھائی سے ملنے کے واسطے ان کے ٹال پر جایا کرتا تھا۔ ان محمد اکبر صاحب کا ذکر ہے کہ جب وہ دوسری شادی کرنے لگے۔ تو ان کے بعض رشتہ دار جن کا وہ احترام کرتے تھے۔ اس بارے میں سخت مخالف ہوئے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ان کی مخالفت کی کچھ پروا نہ کرو۔ چنانچہ باوجود ان لوگوں کی ناراضگی کے انہوں نے نکاح کر لیا۔ اور خدا تعالےٰ نے انہیں بڑی برکت دی۔ خدا تعالےٰ انہیں جنت میں بلند درجات دے آمین

(مفتی) محمد صادق عفا اللہ عنہ از کراچی ۲۷ اگست ۱۹۳۹ء

نوٹ:۔ گزشتہ ذکر حبیب پر نمبر بجائے پچاس کے غلطی سے چھپن چھپ گیا ہے ناظرین درست کر لیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کا ایک نیا رسالہ "مکالمہ احمدیہ"

مولوی ثناء اللہ صاحب نے "مکالمہ احمدیہ" کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں "الفضل" اور "پیغام صلح" کے دو مضامین نقل کئے ہیں۔ جو کچھ عرصہ ہوا مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مناظرہ کے سلسلہ میں چھپتے رہے اور اس کی غرض یہ بتائی ہے۔ کہ "مرزا صاحب قادیانی کا دعوےٰ تھا کہ میں مسلمانوں کو اعلےٰ درجہ کا مسلمان بنانے آیا ہوں۔ اعتراض ہوا کہ ساری دنیا کے مسلمان بدستور بد اعمال اور بد اخلاق ہیں۔ جواب ملتا تھا کہ جنہوں نے مرزا صاحب کو مانا ہے وہ پکے متقی مسلمان ہیں دوسرے لوگ بے نصیب۔ ان متقی اور پاکیزہ اخلاق احمدی لوگوں کے رویہ سے پبلک کو آگاہ کرنا ہمارا مقصود ہے۔"

چونکہ ان مضامین کے سلسلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے نقطہ نگاہ کو درست تسلیم کر چکے ہیں۔ اس لئے ہم پر کیا الزام آسکتا ہے۔ البتہ ہم یہ پوچھ سکتے ہیں۔ کہ اگر ان کی دوسروں کے متعلق اور دوسرے اہلحدیثوں کی ان کے متعلق تحریریں ایک جگہ جمع کر دی جائیں۔ تو ان سے بھی وہی نتیجہ اخذ ہوسکیگا یا نہیں جو اس رسالہ سے انہوں نے اخذ کرنا چاہا ہے۔

سرِّ دلبراں در حدیثِ دیگراں

از جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہرؔ کپورتھلہ

(۱)

جہاں از شیوۂ نیرنگئِ تو گفتگو دارد — کہ یک نیرنگئِ تو صد ہزاراں رنگ و بو دارد
بہر ساعت ہمے داری ہمانا عالمے دیگر — بہر عالم دلِ من عالمِ عالم آرزو دارد
جہانِ آرزوئے ما ز گلفت مو بمو ماند — ہمیں پیچ و خم و دورِ تسلسل ہو بہو دارد
دریں میخانۂ ہستی نگاہِ تو ز سرمستی — خمستان و خم و خمخانہ و جام و سبو دارد
بچشمِ خلق محبوبی ز چشمِ خلق محجوبی — تو خود ہم آرزو داری کہ خلقت آرزو دارد

(۲)

مرا ایں چشم و خوں افشاں ہمیشہ سرخرو دارد — خدایش در دو عالم شادکام و سرخرو دارد
بملکِ آرزومندی نیابی ہیچ نادارے — گدائے بینوائے او نوائے ہاؤ ہو دارد
بہ اقلیمِ محبت ہر کسے یکرنگ مے باشد — کسے چیزے نمے دارد ولیکن آرزو دارد
گریباں چاک و دامن چاک و دل ہم چاک مے دارم — ندانم چارہ گر آخر کرا عزمِ رفو دارد
مکن اے شیخ صلحے با برہمن بر چنیں شرطے — کہ پاسِ آبروئے خود نہ تو داری نہ او دارد

(۳)

دلم زیرِ نگینِ خود جہانِ آرزو دارد — نہ از دورِ فلک ترسد نہ پروائے عدو دارد
اصولِ دینِ فطرت را غلط اشرارکم دانند — مگر اندر فروعاتِ سیاست صد غلو دارد
بہر کارے کہ پرواز د الا غش لنگ مے تازد — نہ آدابِ سخن دارد نہ پائے گفتگو دارد
نہ از قرآں خبر نزدش نہ از عرفاں اثر نزدش — درایت پُشتِ سر گیرد روایت پیش رو دارد
گزانے چند مے بافد بریشِ خویش مے لافد — تو گفتی جملہ تقریرش ز ہذیاں رنگ و بو دارد
چو بیتے چند بر خواند چو مطرب رست افشاند — کہ محفل نغمہ سنج آمد کہ ملا خوش گلو دارد
ہم از بسیار خواری ہا کشد بسیار خواری ہا — تلاشِ رزق مر او را پریشاں کو بکو دارد
شعارش ہرزہ مستیہا و ثارش خود پرستیہا — ہوسہا لا بہ لا آرد ہوا ہا تو بتو دارد
بہ بے راہی بسر باید ز بدرائی بدر ناید — جہانے را گرفتارِ بلا سے ما و تو دارد
نے داند روا داری نیاساید ز خونخواری — کہ خوئے عقربے گیرد کہ عاداتِ زلو دارد
بجوید سربلندی ہا بخواہد ارجمندی ہا — بہ بدنامی علم گردد بہ خود کامی علو دارد
فلاکت آشیانستے ہلاکت آفرانستے — وجودش ایں چنیں نامے بہ عالم سو بسو دارد
چو ممکن نیستے تا دیبش چو یارا نیست تہذیبش — مسلماناں کسے از ئے تو تیح از چہ رو دارد
بزیرِ چرخ دولابی از و بدتر نمے یابی — ہمانا ایں چنیں جائے سراسر سو بسو دارد

(۴)

پس از صد سال ایں معنی محقق شد بعالمیاں — کہ تنظیمِ مسلماناں اماے جستجو دارد
کہ گر تاب و تواں نستے کہ گر روح و رواں نستے — زِ جنبش بر توے گیرد زِ احیانش نمو دارد
منظم مے شود قومے معظم مے شود قومے — دگرنہ تا قیامت طوقِ ذلت در گلو دارد
چو مے خواہی حیاتِ نو بملکِ احمدیت رو — بہ بیں تنظیم و تبلیغش چہا شان و علو دارد
شہیدِ آرزوئے او نہ نالد از تہی دستی — شہیدِ آرزوئے او متاعِ آبرو دارد

مبارک طالعِ مظہرؔ کہ محمودش بود رہبر
غلامے بے نوا بنگر امامے نامجو دارد

265

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ رجب ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ احمد علیہ السلام

ذیل میں صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لاء کا ایک نہایت اہم مضمون اس لئے درج کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی دوست اس کے متعلق اظہارِ خیالات کرنا چاہیں۔ تو کرسکیں۔ اس بارے میں اتنا عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ براہِ مہربانی اس اہم موضوع کے متعلق نصوص صریحہ کی بنا پر خامہ فرسائی کی جائے:۔

(ایڈیٹر)

نبیوں کے سردار کے منکرین پر تعجب

ایک انسان جب نورِ ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔ تو بعض اوقات وُہ بہت واضح باتوں کو بھی دیکھ نہیں سکتا۔ ایسی باتیں جن میں کبھی شُبہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ان کے متعلق بھی وُہ شک میں پڑا رہتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام ایک سُورج کی طرح چمک رہے ہوتے ہیں۔ مگر ان کے زمانہ کے عام لوگ کچھ ایسے اندھے ہوتے ہیں۔ کہ انہیں وُہ نُور نظر نہیں آتا۔ ان کے بعد آنے والی نسلیں حیران ہوتی ہیں۔ کہ وُہ کیسے لوگ تھے۔ جنہوں نے وُہ زمانہ پایا۔ اور پھر منکر رہے۔ بعینہٖ آج ہم بھی اس حیرت میں ہیں۔ کہ کیا ایسے لوگ بھی ہوسکتے ہیں۔ جنہوں نے سب نبیوں کے سردار یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ مگر اس نُور سے محروم رہے۔ وُہ نور جو اب تک نہایت آب وتاب سے چمک رہا ہے۔ اس وقت ان کو نظر نہ آیا۔ غرض وُہ لوگ اس نور کو دیکھ نہ سکے۔ اور قرآن کریم نے ان کو اندھے بہرے اور گونگے قرار دیا ہے کیونکہ ان کو کسی راستہ سے بھی ہدایت نصیب نہ ہوئی:۔

ایمان لانے کے بعد پھر جانے والے

موجودہ زمانہ میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ کیا۔ اور دُنیا نے آپ کو قبول نہ کیا۔ تو یہ بھی کوئی عجیب بات نہیں۔ جب نبیوں کے سردارؐ کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا تو آپ کے غلام سے اس سے بہتر سلوک کی کیونکر امید ہوسکتی تھی۔ مگر افسوس ان لوگوں پر جنہوں نے اس نور کو دیکھا۔ اور ایمان بھی لائے۔ مگر بعد میں دُنیوی مشکلات دیکھ کر پھر گئے۔ اور بجائے آپ کی شان بلند کا علے الاعلان اظہار کرنے کے آپ کے مقام کو گرانا شروع کر دیا۔ یہ لوگ ان سے بھی بدتر ہیں۔ جو بالکل ایمان لائے۔ کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو اس قدر گرایا۔ کہ اب کہتے ہیں۔ کہ آپ ایک معمولی مجدّد تھے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ کا رُتبہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا باقی تمام انبیاء سے بلند ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان کام

جو کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ وُہ اس قدر عظیم الشان ہے۔ کہ سوائے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نبی کے سپرد نہ ہوا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی زمانہ تھا جس کی بابت تمام پہلے نبی اپنی اُمتوں کو یاد دہانی کراتے اور انہیں ہوشیار اور خبردار رہنے کی تلقین فرماتے رہے۔ چنانچہ حدیث نبوی میں آیا ہے۔ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَہُ الدَّجَّال۔ کہ بلا استثناء ہر نبی اپنی امت کو فتنۂ دجال سے ڈراتا رہا ہے یہ حدیث اس حقیقت کو بالکل واضح کر دیتی ہے۔ کہ وُہ مسیح موعود جسے اس دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنے کے لئے مبعُوث کیا جائے گا۔ وُہ یقیناً اپنے آقا رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا تمام انبیاء علیہم السلام سے بڑا ہوگا جبھی تو سب سے بڑے فتنہ کے انسداد اور ازالہ کے لئے خدا تعالےٰ نے اسے منتخب فرمایا ہاں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑا نہیں ہوگا۔ اور نہ آپؐ کے برابر بلکہ آپ کا غلام ہوگا۔ اور اُمتی۔ کیونکہ اس کے سب کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اور صدقہ میں ہونگے۔

موجودہ زمانہ کے مُسلمانوں کی حالت

مزید برآں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کی بابت فرمایا ہے۔ کہ اس وقت اسلام کا صرف نام ہی نام باقی رہ جائے گا لوگ قرآن کریم پڑھیں گے۔ مگر ان کے گلے سے نیچے نہ اُترے گا۔ اور یہ زمانہ روحانیت کے لحاظ سے تاریک ترین زمانہ ہوگا۔ اس وقت علماء جو عام طور پر راہ دکھانے والے ہوتے ہیں۔ سب مخلوق میں سے ذلیل ترین ہوں گے۔ اور خطرناک طور پر فتنہ پرور۔ مگر جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات بیان فرما رہے تھے۔ صحابہ کرام بہت غمگین ہُوئے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر آپ نے فرمایا۔ کہ فکر نہ کرو۔ کیونکہ ایسے تیرہ وتار زمانہ میں ایک فارسی النسل کی بعثت مقدر ہے۔ ایسا پہلوان کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا۔ تو اُسے زمین پر واپس لے آئے گا۔ سو ایسا ہی ہُوا۔ دُنیا اس قدر تاریک ہوئی۔ کہ اس کی مثال پہلے زمانوں میں نہیں ملتی۔ علماء واقعی بدترین مخلوق بن گئے۔ اسلام کا نام ونشان نہ رہا۔ اس کی بجائے دُنیا پرستی آگئی۔ اور مسلمانوں کی وُہ حالت ہوگئی۔ کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی مات کر گئے:۔

غرض مغضُوب علیہم بھی بنے۔ اور ضال بھی۔ حتےٰ کہ ہر جگہ ذلیل ہُوئے۔ اور انجام کار اپنے مذہب کو چھوڑ کر دُوسرے مذاہب میں شامل ہونے لگے۔ صرف ایک دو نہیں۔ بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں۔ اور پھر مغربیت کی کچھ ایسی رَو آئی۔ کہ رہا سہا اسلام بھی رخصت ہُوا۔ اور شرم وحیا کے تمام پردے چاک ہوگئے۔ اب یہ حالت ہے۔ کہ شراب اور سؤر کھائے بغیر ان میں سے بہتوں کے خیال میں انسان ماڈرن نہیں کہلا سکتا۔ اور جب تک کُھلے مونہہ بے پردہ غیر مردوں سے ان کی عورتیں نہ ملیں۔ وُہ تعلیم یافتہ نہیں سمجھے جاسکتے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن کریم اللہ تعالےٰ نیز اس کے رسول کی بابت جب تک بُرے الفاظ نہ استعمال کریں تب تک یہ لوگ فیشنیبل نہیں ہوسکتے۔ ان لوگوں کی حالت اس قدر گر گئی ہے۔ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے ایسے لوگوں کو رمضان کے آخری عشرہ میں شراب پیتے دیکھا ہے۔ جن کو نجیب الطرفین ہونے کا فخر ہے جب ان لوگوں کی یہ حالت ہے۔ تو عوام کا تو کہنا ہی کیا۔ قصہ مختصر یہ کہ مسلمانوں کی حالت بد ہی نہیں۔ بلکہ بدتر ہے۔ زبانیں بہت چلتی ہیں۔ مگر عمل کچھ نہیں:۔

ظلمت میں روشنی کی کرن

یہ سب کچھ ازل سے مقدر تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان فتنوں کی خبر دے رکھی تھی۔ اس لئے ان فتنوں کا ظہور ضروری تھا۔ مگر مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ اس قسم کے حالات کے ساتھ ہی ساتھ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بشارت دی تھی۔ کہ مسیح موعود آئے گا۔ وہ بھی پوری ہوئی۔ اور آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث ہوئے پچاس سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا۔ مگر عاقبت نا اندیش لوگ ابھی تک سوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے آپ سے وُہی سلوک کیا۔ جو پہلے نبیوں سے ان کے مخالف کرتے رہے۔

اور انہوں نے تکذیب کی کوئی حد نہ چھوڑی۔ اپنے اخلاق کے بدترین پہلوؤں کا مظاہرہ کیا۔ اور اپنا مقصد زندگی یہ بنا لیا۔ کہ اس شخص کے ساتھ لڑائی کریں۔ جسکو خداوند تعالےٰ نے ان کی ہدائت کے لئے بھیجا۔ مگر یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ کیونکہ یہ سب کچھ پہلوں سے ہوتا آیا ہے

جری اللہ فی حلل الانبیاء

اس موقعہ پر ان باتوں کا ذکر کرنے سے میرا یہ مقصد ہے۔ کہ تا پتہ لگے کہ جس مصلح کو خدا تعالےٰ نے ان برائیوں کے دور کرنے کے لئے بھیجا جو پہلے کبھی کسی ایک زمانہ میں جمع نہیں ہوئی تھیں۔ اور بعض وقت ان برائیوں میں سے صرف کسی ایک کے ظہور پر اللہ تعالےٰ نے کوئی نبی بھیجدیا۔ اس کا مقام کس قدر بلند ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو جری اللہ فی حلل الانبیاء کہا۔ اور آپ کو قریباً سب نبیوں کے نام سے پکارا کیونکہ آپ کے سپرد وہ سب کام کئے گئے جو پہلے نبیوں کے سپرد ہوئے اسی ایک بات سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ آپ کا مرتبہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے تمام نبیوں سے بالا ہے۔ پھر آپ کو معجزات بھی وہ دیئے گئے۔ جو گزشتہ نبیوں کو دیئے گئے تھے۔ تاکہ ان سے وہ سب نقائص دور ہوں۔ جن کو اس قسم کے معجزات سے پہلے نبیوں نے دور کیا۔ مگر کس کی بدولت اور کس کی غلامی سے یہ مرتبہ حاصل ہوا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت سے جو کہ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور جن کی مہر کے بغیر اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بے مثال

جب آپ کے ایک غلام کا یہ مرتبہ ہے۔ تو آپ کی شان بیان کرنے سے الفاظ قاصر ہیں۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے ظل ہیں۔ اس لئے اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبہ کو گرانا چاہیں گے۔ تو وہ ہمارے ناقص ایمان پر اس امر کی مہر ہوگا۔ کہ ہمارے دلوں میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا درجہ ہے۔ مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ بلند ہوا ہے۔ بلکہ اس کے بالکل برعکس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بدولت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلند درجہ ملا ہے۔ اور یہ اسلام کی صداقت پر ایک اور دلیل ہے۔ کہ ظلی طور پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے کا موقعہ اس زمانہ کو بھی ملا۔ اور اس کی ضرورت بھی تھی۔ کیونکہ اور کوئی روشنی اس زمانہ کے اندھیرے کو دور نہ کرسکتی تھی۔ صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی ذات میں یہ اثر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ ہمیں بھی اس ذات کے ظل کو دیکھنے کا موقعہ دیا۔ جس کی بابت فرمایا تھا لولاک لما خلقت الافلاک۔ اسی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی یہ الہام ہوا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو کچھ ملا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ملا

وہ لوگ جن کی آنکھیں بند ہیں اور دل بے نور وہ خواہ کچھ کہیں حقیقت یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ بہت بلند ہے۔ اور اس بلندی کو حاصل کرنے کے لئے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی امداد کی ضرورت تھی۔ جو آپ کے متبعین کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں ہوسکتی۔ اس طرح آپ کے روحانی فیوض سے اب بھی لوگ مستفید ہوسکتے ہیں اور یہ ایک ایسا چشمہ ہے جو کبھی بند نہ ہوگا۔ لہذا جس طرح سے آپ باقی تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ اسی طرح پر آپ کا ظل بھی ان سے افضل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

من فرّق بینی وبین المصطفیٰ
فما عرفنی وما رأیٰ

یعنی جس نے آپ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فرق کیا اس نے آپ کے مقام کو نہیں پہچانا۔ اس سے یہی مراد ہے۔ کہ آپ رسول مقبول کے نہائت کامل ظل تھے۔

قرآن کریم کے معارف کا معجزہ

پھر بعض معجزات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے دیئے گئے ہیں۔ کہ پہلے نبیوں کو نہیں دیئے گئے سب سے بڑا معجزہ آپ کے اس الہام میں مذکور ہے الرحمٰن علّم القرآن یہی الہام حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوا۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم کے ذریعہ وہ روحانی معارف دیئے گئے جو پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے سوائے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علماء زمانہ کو کھلا چیلنج دیا۔ کہ وہ قرآن کریم کی تفسیر نویسی میں مقابلہ کرلیں۔ مگر کیا کوئی مقابلہ کرسکا؟ قرآن کریم خدا کا ایک راز ہے۔ اور وہ راز خداوند تعالےٰ اپنے خاص بندوں پر ہی ظاہر کرتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لا یمسّہ الا المطھرون اس راز کا علم سب سے زیادہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا گیا۔ اور آپ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو۔ چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام زمانوں کے لئے اکمل ترین انسان تھے۔ اس لئے یہ کامل وحی آپ پر ہی نازل ہوئی۔ پہلے انبیاء میں سے کسی پر نہیں ہوئی۔ ان پر جو کتابیں نازل ہوئیں وہ وقتی تھیں۔ اس لئے جونہی انسان نے ترقی کی۔ ان کی ضرورت نہ رہی۔ مگر جب ایک کامل انسان اس دنیا میں ظاہر ہوا جو کامل وحی کو سمجھ سکے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس پر کامل وحی نازل فرمائی۔ اور اسے اس کا پورا علم بھی دیا۔ مگر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ لوگوں نے اس تعلیم کو بھلانا شروع کردیا۔ حتیٰ کہ چودھویں صدی آگئی۔ اور قرآن کریم صرف قسمیں کھانے کے لئے یا دوسری بدعتوں کے لئے رہ گیا۔ اس کے معانی مسلمانوں سے لے لئے گئے اور خود ان کے دلوں میں یہ خیالات پیدا ہونے شروع ہوگئے۔ کہ یہ ایسی کامل کتاب نہیں جیسی کہ کہی جاتی ہے۔ بہتوں نے کہا کہ اس میں ربط نہیں۔ دوسروں نے کہا کہ اس کی تعلیم اس زمانہ کے لئے نہیں۔ غرض خود مسلمان کہلانے والوں نے اسکو اپنی پیٹھوں کے پیچھے ڈال دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ گمراہی میں مبتلا ہوگئے۔ مگر چونکہ اللہ تعالےٰ کو یہ منظور نہ تھا۔ کہ ایسی کامل تعلیم مٹ جائے۔ اس کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسے پھر زندہ کیا آپ نے وہ سب معارف بتائے۔ جو لوگوں کی اندھی آنکھیں دیکھ نہ سکتی تھیں اور آپ نے سب قوموں کو چیلنج دیا۔ کہ اس کی مثل تو پیش کرو۔ اور آؤ قرآن کریم کا مقابلہ کرو۔ اور ایسی مکمل کتاب کی کوئی مثل دکھاؤ۔ پھر دوسرے مسلمانوں کو معارف قرآنی لکھنے کے لئے مقابلہ پر بلایا۔ مگر جب کوئی سامنے نہ آیا۔ تو آپ نے اعجاز المسیح میں سورۂ فاتحہ کی عربی میں تفسیر لکھی۔ اور کہا کہ اس کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا۔ اور اس کی مثل کوئی نہیں لاسکتا۔ یہ اسی قسم کا معجزہ ہے جو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا۔ پھر آپ نے عیسائیوں کے لئے نور الحق کتاب لکھی۔ اور اس میں بھی اسی قسم کا دعوےٰ کیا۔ غرض آپ نے ہر ایک کو مقابلہ میں بلایا مگر کوئی نہ آیا۔ اور آپ نے خدمت اسلام اور خدمت قرآن کے لئے ستر سے زیادہ کتابیں عربی اردو اور فارسی میں لکھیں۔ اور دوبارہ قرآن کو زندگی بخشی۔ ایک وہ بھی زمانہ تھا۔ کہ عیسائی اور آریہ بڑی دیدہ دلیری سے اسلام پر اعتراض کرتے تھے۔ مگر آج وہ دن ہیں کہ کسی کو اسلام کے خلاف کچھ کہنے کی جرأت نہیں گویا ایک طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم کو دوبارہ زمین پر لائے۔ وہ معارف جو مسلمان بھلا چکے تھے آپنے پھر بتائے اور ان پر قرآن کریم کے مرتبہ کا انکشاف فرمایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

266

غرض قرآن کریم کی معرفت جو علوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیئے گئے۔ وہ پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ دیگر انبیاء پر یہ ایک اور آپ کی فضیلت ہے۔ مگر یہ بھی آپ کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی بدولت حاصل ہوئی:۔

فصوص الحکم کا حوالہ

اسی طرح شرح فصوص الحکم میں لکھا ہے۔ کہ امام مہدی بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام نبیوں سے افضل ہوں گے۔ اصل حوالہ ملاحظہ ہو:۔

المھدی الذی یجئی فی اٰخر الزمان فانّہ فی الاحکام الشرعیۃ تابعًا لِمُحمّد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم و فی المعارف والعلوم والحقیقۃ تکون جمیع الانبیاء والاولیاء تابعین لہٗ کلّھم ۔ ۔ ۔ ۔ لان باطنہ باطن محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم (شرح فصوص الحکم مطبعہ الزاہر مصریہ۔ صفحہ ۵۲-۵۳)

ترجمہ:۔ وہ مہدی جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ وہ تمام احکام شرعیہ میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تابع ہوگا۔ نیز تمام معارف اور علوم میں بھی۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ دوسرے تمام انبیاء و اولیاء اس (مہدی) کے تابع ہوں گے۔ کیونکہ اس کا باطن حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باطن ہے:۔

قرآن کریم میں حضرت مسیح موعودؑ کی فضیلت کا ذکر

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے سورۃ واقعہ میں لوگوں کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ ایک وہ جو السّابِقون ہیں۔ دوسرے اصحاب یمین۔ اور تیسرے اصحاب شمال۔ السّابقون جو سب سے اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ ان کی بابت فرمایا:۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔ یعنی ان میں سے ایک جماعت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگوں کی ہوگی۔ اور تھوڑے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے ہوں گے مگر اس میں پہلے انبیاء کی جماعتوں کا ذکر نہیں۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ وہ السّابقون میں شامل نہ ہونگے اس سے بھی ہم ان نبیوں کے مدارج سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ شاگرد۔ اور اُستاد میں بھی ایک مناسبت ہوتی ہے:۔

پھر قرآن کریم کی اس آیت اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ۔ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان معلوم ہوتی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ اس شخص یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی میں کوئی شبہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ آپ کھلے کھلے دلائل۔ اور براہین لے کر آئے۔ نیز آپ سے پہلے تورات اور حضرت موسےٰ علیہ السلام آپ کے مصدق ہیں۔ اور بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:۔

یہ طرز کلام صاف بتلا رہا ہے۔ کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے۔ اور پچھلے مصدق خاص شان اور مرتبہ رکھتے ہیں۔ ورنہ اگر ایک شخص بہت بڑا۔ اور دوسرا اس کے مقابلہ میں بہت ہی چھوٹا ہو۔ تو بڑے کے ساتھ چھوٹے کا ذکر بے کار۔ اور غیر مناسب ہو جائے گا:۔

مگر یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ آیا حضرت موسےٰ علیہ السلام کا درجہ بلند ہے۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا۔ اس کا جواب وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ میں موجود ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض پایا۔ جس نے آپ کے درجہ کو بڑھا دیا۔ مگر حضرت موسےٰ علیہ السّلام کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیضیابی کا موقعہ نہ ملا:۔

نشانات کی کثرت

ایک اور ثبوت جو آپ کی فضیلت کا ہے۔ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ کہ وہ نشانات جو خدا نے مجھے دیئے۔ اگر نوحؑ کی قوم کو دکھائے جاتے۔ تو وہ ہلاک نہ ہوتی:۔

پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ کہ وہ نشانات جو خدا نے مجھے دیئے۔ اگر ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی نبوّت ثابت ہو جائے:۔

اگر ان دونوں عبارتوں کو ملا کر پڑھا جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے انبیاء کے مقابلہ میں نشانات آپ کو بہت کثرت سے دیئے گئے۔ جو کہ آپ کی فضیلت پر ایک بین دلیل ہیں۔ پھر آپ نے اپنے آپ کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے افضل قرار دیا۔ جو کہ بنی اسرائیل میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کے سوا سب سے بڑے نبی ہیں۔ اس طرح اکثر نبیوں پر آپ کی فضیلت ثابت ہو گئی۔ صرف حضرت موسےٰ علیہ السلام رہ جاتے ہیں۔ جن کے بارہ میں کچھ پہلے ضمناً بیان ہو چکا ہے۔ باقی آئندہ ملاحظہ ہو:۔

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات لیتا ہوں۔ جو کہ آپ کی فضیلت کے بارہ میں نازل ہوئے۔ اُن سے بخوبی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا باقی تمام انبیاء پر آپ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے:۔

فَضَّلْنَاكَ عَلٰى مَا سِوَاكَ۔ لَوْلَاكَ خَيْرُ الْاَنَامِ لَهَلَكَ الْمَقَامُ۔ لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمَقَامُ۔ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔ يَا نَبِيَّ اللهِ كُنْتُ لَا اَعْرِفُكَ۔ اَنْتَ فِيْهِمْ بِمَنْزِلَةِ مُوْسٰى۔ يَاْتِيْ عَلَيْكَ زَمَنٌ كَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰى۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَتَفْرِيْدِيْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِيْ۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِيْ۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ اِنْ غَضِبْتَ غَضِبْتُ وَكُلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔ سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللهِ رَدَّ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ شَكَرَ اللهُ سَعْيَهٗ۔ سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا خَلَقَ اٰدَمَ فَاَكْرَمَهٗ۔ جَرِيُّ اللهِ فِيْ حُلَلِ الْاَنْبِيَاءِ۔ بُشْرٰى لَكَ يَا اَحْمَدِيْ اَنْتَ مُرَادِيْ وَمَعِيْ۔ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ بُرُوْزِيْ۔ يَا قَمَرُ وَيَا شَمْسُ۔ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَيَاْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں۔ اَنْتَ وَجِيْهٌ فِيْ حَضْرَتِيْ۔ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ۔ يَحْمَدُكَ اللهُ مِنْ عَرْشِهٖ يَحْمَدُكَ اللهُ وَيَمْشِيْ اِلَيْكَ۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَتَفْرِيْدِيْ۔ اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا وَهُمْ مِّنْ فَشَلٍ۔ شَاْنُكَ عَجِيْبٌ وَاَجْرُكَ قَرِيْبٌ۔ اِنِّيْ اَنَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ يَاْتِيْ عَلَيْكَ زَمَنٌ كَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰى۔ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ۔ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ اٰثَرَكَ اللهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ۔ آسمان سے کئی تخت اُترے۔ مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ يَا اَحْمَدِيْ يَتِمُّ اِسْمُكَ وَلَا يَتِمُّ اِسْمِيْ۔ بُشْرٰى لَكَ يَا اَحْمَدِيْ اَنْتَ مُرَادِيْ وَمَعِيْ۔ غَرَسْتُ كَرَامَتَكَ بِيَدِيْ۔ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے:۔

الہامات سے استدلال

پہلے الہام کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہم نے تجھے تیرے سوا پر فضیلت دی ہے۔ اس جگہ لفظ "سوا" میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا سب شامل ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے الہام میں آپ کے لئے خیر الانام کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جو کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا کسی کے حق میں استعمال نہیں ہوا۔ نیز یہاں پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے "خیر الانام" اسی وجہ سے بولا گیا۔ کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظل ہیں۔ پھر آپکو انا اعطینٰک الکوثر الہام ہوا جو قرآن کریم کی ایک آیت ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس سے بھی حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شدید مشابہت ثابت ہوتی ہے پھر آپ کا الہام ہے "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پناہ گزیں ہوئے قلعہ ہند میں" اس میں آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام سے پکارا گیا۔ جو کامل مشابہت پر دال ہے۔

پھر ایک اور الہام جس سے آپ کے درجہ کی عظمت میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ یہ ہے "آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا"۔ اس جگہ بھی یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کامل ظلیت کی وجہ سے یہ کہا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے آپ کو یٰسٓ کہا۔ اور یہ وہی الفاظ ہیں۔ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے قرآن کریم میں استعمال کئے گئے پھر ایک اور الہام میں فرمایا اثرک اللہ علیٰ کل شئی۔ یہاں پر بھی سب چیزوں پر آپ کو فضیلت دی بجز رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

خلاصہ کلام

جتنے الہامات پیش کئے گئے ہیں اگر ان پر علیحدہ علیحدہ بحث کی جائے تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لئے ان کی تشریح و توضیح قارئین کے ذوق سلیم پر چھوڑ دی گئی ہے۔ خلاصہ یہ کہ ان سب الہامات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کا درجہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا باقی تمام انبیاء علیہم السلام سے بالا ہے اور ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ جس فتنہ کے دور کرنے کے لئے آپ کو بھیجا گیا۔ اس سے بڑا فتنہ پہلے کبھی پیدا نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی خبر پہلے تمام انبیاء دیتے آئے اس مضمون سے امید ہے کہ مقام احمد علیہ السلام کی کسی قدر وضاحت ہوگئی ہوگی۔ بالآخر میں ایک بار پھر یہ اظہار کر دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بایں عظمت و مرتبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام ہیں۔ اور ہم آپ کے مقام سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام عالی پر استدلال کرتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مرتبہ اس قدر بلند ہے تو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درجہ کا ہمارے لئے اندازہ کرنا ممکن ہی نہیں۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ عبدک المسیح الموعود و بارک وسلم انک حمید مجید

قابل توجہ موصی صاحبان

ہر موصی کا فرض ہے کہ وہ اپنی آمد اور جائداد کی کمی وبیشی کے متعلق دفتر ہذا کو اطلاع دیتا رہے سالانہ رپورٹ میں کارکنان کو خاص طور پر اس امر کا ذکر کرنا چاہیئے

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

حیدرآباد میں آریہ سماج کے غالب رہنے کے متعلق آریہ ڈکٹیٹروں کے دعوے

(۱)

۲۲ اگست کو گاندھی گراؤنڈ (دہلی) میں حیدرآباد ستیہ آگرہ کے ڈکٹیٹروں کی آمد پر ان کے اعزاز میں جو جلسہ زیر صدارت گھنشام سنگھ جی گپتا پردھان آریہ سارودیشک سبھا اور سپیکر سی۔ پی اسمبلی منعقد ہوا۔ اس میں حیدرآباد کے خلاف آریوں کی مہم کے سب سے پہلے ڈکٹیٹر "مہاتما نارائن سوامی جی" نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"آریہ سماج نے یہ سنگرام بڑے سوچ وچار کے بعد شروع کیا تھا۔ اور اس کا مقصد ان دھارمک پابندیوں اور بندشوں کو دور کرانا تھا۔ جو ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں پر لگی ہوئی تھیں آریہ سماج نے اس اینائے کو دور کرانے کے لئے چھ سال تک کوشش کی لیکن جب ہر طرح کی کوششیں ناکام رہیں۔ تو اہنساتمک ستیاگرہ کا مارگ اختیار کیا گیا"۔

(۲)

اسی موقعہ پر پنڈت گیا نیندر جی نے حیدرآباد میں اپنی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔" جاتی کی اتنتی بلیدان سے ہوا کرتی ہے۔ گورو گوبند سنگھ اور چھترپتی شواجی نے مشکل کے وقت اس جاتی کی رکھشا کی۔ اس کے بعد آریہ سماج نے ہندو جاتی کی رکھشا کا بیڑہ اٹھایا۔ اور اس یدھ میں اسے سپھلتا ہوئی۔ جس طرح پہلی ہی جھپٹ میں پہلوانوں کی طاقت کی آزمائش ہو جاتی ہے۔ اسی طرح نظام سرکار سے اس جھپٹ نے دنیا پر ظاہر کر دیا ہے کہ آریہ سماج میں کتنا بل اور شکتی ہے"۔

(۳)

صدر جلسہ گپتا صاحب نے اپنی تقریر میں حکومت نظام کا آخری کمیونک پیش کر کے کہا۔ "اس کی رو سے ریاست میں آریہ سماج قائم کر کے دھرم پرچار کرنے مندر بنانے جلسے اور جلوس کرنے ہون کرنے اور اوم کا جھنڈا لہرانے پر سے بندشیں دور ہو گئی ہیں۔ اور ہمارے جو مطالبات تھے۔ اس سے زیادہ مانگوں کی وضاحت اس کمیونک میں ہوئی ہے"۔

(پرتاپ ۲۶ اگست)

(۴)

ملاپ نے ستیہ آگرہیوں کی واپسی پر جو استقبالیہ مضمون لکھا ہے۔ اس میں رقمطراز ہے۔ "حیدرآباد میں آریہ سماج کی فتح صرف ایک آرگنائزیشن کی فتح نہیں ہے۔ بلکہ ایک اصول کی فتح ہے۔ اور یہ اصول وہی ہے جسے قائم رکھنے کے لئے پرلاد حقیقت۔ منصور عیسے۔ دیانند اور کتنے ہی بزرگوں نے سنسار کے اتیاچار کو برداشت کیا۔ خود تکالیف اٹھائیں کئی بار موت سے بھی ہم آغوش ہوئے لیکن اس اصول کو ترک نہیں کیا۔ دہریت تہذیب کے اس ناستک یگ میں لوگ اس اصول کو بھولتے چلے جا رہے ہیں دھرم اور ایشور پوجا دوسرے بلکہ تیسرے درجہ کی باتیں بن گئی ہیں۔ اسی یگ میں آریہ سماج نے دھرم رکھشا کے لئے تیاگ اور بلیدان کا یگیہ رچا کر ایک ایسے اصول کی حفاظت کی ہے جس کے بغیر کم سے کم مجھے یہ سارا سنسار بے سود نظر آتا ہے" "آریہ سماج کی یہ تحریک کسی مسلمان مخالف کے خلاف نہ تھی۔ ایک ایسی ریاست کے غلط اور غیر منصفانہ رویہ کے

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک

ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابل اعتماد دوکان ہے (منیجر)

خلاف تھی۔ جو ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست ہے۔ اور جہاں کے حکمران دنیا کے تین یا چار امیر ترین آدمیوں میں سے ایک ہیں۔ اس ریاست کے اندر عوام کی بہت بڑی تعداد قطعاً خوابیدہ ہے۔ ایک دور اندیشانہ حکمت عملی نے ریاست کے ہندوؤں کو بھیس سا بنا دیا ہے۔ شائد اسی لئے وہاں آج تک کوئی بھی تحریک سپھل نہ ہو سکی تھی۔ شائد اسی لئے وہاں کانگرس کو بھی اپنی ایجی ٹیشن شروع کر لینے کے بعد یہی مناسب معلوم ہوا کہ وہ اسے بند کر دے۔ اسی ہما کے ساتھ آریہ سماج نے ٹکر لی۔ اور آتنی شان کے ساتھ کہ سار استسار عش عش کر اٹھا"۔ (ملاپ ۲۷ اگست)

(۵)

پرتاپ (۲۷ اگست) اپنی کامیابی کا تذکرہ کرتا ہوا لکھتا ہے:۔ "حیدر آباد کے دھرمی ویہ نظام راجیہ میں ویدک دھرم کا ڈنکا بجا کر واپس آ گئے"۔

(۶)

لاہور میں ۲۵ اگست کو حیدر آباد سے واپس آنے والے ستیہ آگرہی ڈکٹیٹروں کے اعزاز میں جلسہ منعقد ہوا جس میں مہاتما نارائن سوامی جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ "حیدر آباد میں آخر کار جب ہم نے ستیہ گرہ شروع کیا۔ تو ہماری تحریک کی تقویت جو دن بدن زیادہ ہوتی جا رہی تھی۔ اسے دیکھ کر دربار گھبرا اٹھا۔ اور آخر اسے اصلاحات کا اعلان کرنا پڑا۔ اور آریہ سماج کے مطالبات منظور کر لئے گئے۔ آج آریہ سماج کے دھرم یدھ نے حیدر آباد کے تمام لوگوں کو دھارمک آزادی دیدی ہے۔ آپ یہ مت سمجھیں۔ کہ حیدر آباد میں ہمارا کام ختم ہو گیا ہے۔ برعکس اس کے ہمارے کام کا آغاز ہوا ہے۔ ابھی تو ہم نے جنگل کو صاف کیا ہے۔ اب ہمیں تعمیری کام اور دھرم پرچار کی طرف توجہ کرنا ہو گی۔ دھرم پرچار کے لئے اپدیشک رکھے جائیں گے۔ سکول کھولے جائیں گے وہاں کے ہندوؤں کی تعلیمی حالت بہت بری ہے۔ ہمیں انہیں اونچا اٹھانا ہے۔ اس سلسلہ میں جو رکاوٹیں تھیں وہ دور ہو گئی ہیں۔ اب ہم اس کام کی طرف پوری توجہ دے سکتے ہیں"۔ (پرتاپ ۲۷ اگست)

(۷)

مہاتما نارائن سوامی جی نے یہ بھی کہا:۔ "ہم نے آئینی طریقوں سے ۷ سال تک ان پابندیوں کو دور کرانے کی کوشش کی شولاپور کانگرس میں ہم نے مطالبات پیش کئے۔ مگر ان کا جواب تک نہ دیا گیا۔ اس پر مجبوراً ستیہ آگرہ کرنا پڑا"۔

پھر کہا۔ "ہمارے ستیہ آگرہ کے دباؤ۔ اور ہمارے ستیہ آگرہیوں کی قربانیوں سے ہمیں شاندار فتح ہوئی۔ ایک وقت تھا کہ ہمارے مطالبات کی پہنچ کی اطلاع نہ دی گئی۔ مگر ۸ اگست کو اس نظام سرکار کو جس نے ہمارے خط کے پہونچنے کی اطلاع دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔ ان سب کو ماننا پڑا۔ کہ ہم صرف مذہبی پابندی دور کرانا چاہتے تھے"۔

"اس ستیہ آگرہ میں ہمیں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہ توقع سے بڑھ کر ہے اس کامیابی کا سہرا ہمارے ستیہ آگرہیوں کے سر پر ہے۔ ہمارے اس ستیہ آگرہ کا چرچا نہ صرف ہندوستان کے طول و عرض میں ہوا۔ بلکہ اس کی گونج ہندوستان کے باہر بھی جا پہنچی۔ ہمارے ستیہ آگرہی بھی شاید اس فتح کو اپنی قربانیوں سے حاصل کر سکتے۔ اگر ہمیں باہر سے مالی اور اخلاقی امداد نہ ملتی"۔ (ملاپ ۲۷ اگست)

(۸)

ایک ڈکٹیٹر کنور چاند کرن شاردا نے اپنی تقریر میں کہا۔ "جس کام کو شیوا جی مہاراج۔ مہارانا پرتاپ اور گورو گوبند سنگھ جی کرنا چاہتے تھے۔ اور جسے وہ کسی وجہ سے پورا نہ کر سکے۔ آج وہ آریہ سماج نے کر دکھایا ہے۔ اس ستیہ آگرہ نے ہندو جاتی کو بلند کر دیا ہے۔ اس ستیہ آگرہ کی فتح پر صرف آریہ سماج کو فخر نہیں بلکہ تمام ہندو جاتی کو فخر ہے۔ اس ستیہ آگرہ میں صرف آریہ سماج نے ہی کام نہیں کیا بلکہ سناتنیوں۔ سکھوں اور جینیوں سب نے مل کر کام کیا ہے۔ اس ستیہ آگرہ نے تمام ہندو جاتی کو ایک کر دیا ہے۔ یہ اتحاد نظام سرکار کی مہربانی سے ہوا ہے۔ اب اس اتحاد اور ڈسپلن کو قائم رکھیں"۔

(۹)

ایک تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند نے کہا۔ "دوسری پرتگیا یہ تھی۔ کہ واپس آؤنگا تو فتح حاصل کر کے ہی۔ ورنہ میری لاش وہیں رہے گی۔ بھگوان کی کرپا سے میری وہ پرتگیا بھی پوری ہوئی۔ جیلوں کے باہر رہنے والوں نے جو کام کیا۔ وہ ان جیلوں میں جانے والوں سے زیادہ ہے"۔

"پہلے نظام سرکار کے کرمچاریوں نے ماہ مارچ میں صلح کی گفت و شنید شروع کی۔ مگر بعد میں مکر گئے۔ بعد میں ہمیں کہا کہ اصلاحات بالکل تیار پڑی ہے۔ مگر جب تک آریہ سماج اپنا ستیہ آگرہ بند نہیں کرے گا تب تک ان کا اعلان نہیں کیا جائے گا۔ مگر جب دیکھا کہ یہ آریہ سماجی بہت ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ رہے ہیں۔ تو انہیں اصلاحات کا اعلان کرنا پڑا۔ بعد میں جب آریہ سماج کے لیڈروں کی اس سے تسلی نہ ہوئی۔ تو پھر ان اصلاحات کی وضاحت کرنی پڑی۔ جو کچھ ہم چاہتے تھے جب وہ ہمیں مل گیا۔ تو ہم نے ستیہ آگرہ بند کیا"۔

(ملاپ ۲۷ اگست)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چمبہ کی رعایا کی شکایات اور حکام کا رویہ

گذشتہ دنوں سینکڑوں دیہاتی و شہری باشندگان ریاست چمبہ کی طرف سے ایک میموریل ریذیڈنٹ ریاستہائے پنجاب کی خدمت میں ارسال کیا گیا تھا۔ جس میں رعایا چمبہ کی جائز تکالیف و شکایات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ریذیڈنٹ صاحب سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ جملہ شکایات کی تحقیقات کے لئے ایک غیر جانبدارانہ کمیٹی مقرر کر کے رعایا چمبہ کو ابتدائی حقوق دینے کا انتظام کریں۔

چند دن بعد ہی شہر میں یہ عام افواہ سننے میں آئی۔ کہ وہ میموریل حکام چمبہ کے پاس واپس اس غرض کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ کہ جن جن لوگوں نے اس پر دستخط اور انگوٹھے ثبت کئے ہیں۔ ان سے تصدیق کرائی جائے۔ کہ کیا واقعہ میں انگوٹھے اور دستخط انہی کے ہیں۔ ابتداء میں تو یہ خیال ہی تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ حکام چمبہ نے کئی افسران کو مختلف علاقہ جات میں بھیجا ہے۔ تاکہ وہ اپنے اقتدار کے دباؤ سے لوگوں کو مجبور کریں۔ کہ وہ یہ لکھ دیں۔ کہ میموریل پر دستخط اور انگوٹھے دھوکہ سے لگائے گئے ہیں۔ چمبہ کے لوگوں نے ان حالات کے پیش نظر ریذیڈنٹ صاحب کو بذریعہ تار توجہ دلائی ہے۔ (نامہ نگار)

اعلان نکاح:۔ ۱۸ اگست کو شمس الہدایہ بیگم بنت گلاب خانصاحب موضع زیدہ تحصیل صوابی۔ ضلع مردان کا نکاح مسمی محمد جانس خان ولد محمد عظیم خانصاحب موضع کلاہٹ تحصیل صوابی ضلع مردان کے ساتھ بعوض دو صد روپیہ حق مہر خاکسار نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار صاحبزادہ عبداللطیف امیر جماعت احمدیہ ٹوپی

کٹ پیس کے نرخوں میں کمی

سربند گانٹھیں اور کھلا تھان پاپلین ہر قسم کی چھینٹ ہر قسم ملفر ولائتی زجاپانی۔ حائل ڈوریا جالی۔ موروکین بوسکی۔ ساٹن کریپ جارجنٹ۔ اور زنانہ مردانہ سوٹوں کے کپڑے۔ نئے ڈیزائن۔ نیا سٹاک آگیا ہے۔ کراچی کے علاوہ ہندوستان بھر میں تھوک مال روزانہ سپلائی ہو رہا ہے بیوپاریوں کو ہر قسم کی سہولت دی جاتی ہے۔ آج ہی نرخنامہ منگا کر آزمائشی آرڈر دیں۔ اس ماہ سے نرخ بہت کم کر دیئے ہیں۔

سجا سنز کٹ پیس پوسٹ بکس ۸۶ نیو کلاتھ مارکیٹ کراچی

اہم ملکی حالات اور واقعات

سنٹرل اسمبلی کے تازہ اجلاس کی کاروائی

شملہ سے ۳۰ اگست کی خبر ہے کہ آج سنٹرل اسمبلی کا اجلاس یہاں شروع ہو گیا۔ ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے متعلق کانگرس پارٹی غیر حاضر تھی۔ لیکن کانگرس کے نیشنلسٹ ممبر موجود تھے۔ کانگرسی نشستیں مسلم لیگ کے ممبروں کے لئے مخصوص کر دی گئیں۔ اجلاس پُر رونق نہ تھا۔ وزیٹر بھی صرف ایک درجن کے قریب ہونگے۔ سر عبد الحلیم غزنوی نے ایک تحریک التوا اس بنا پر پیش کی۔ کہ حکومت ہند برما کے فسادات کے مصیبت زدہ ہندوستانیوں کے نقصانات کی تلافی کرنے میں ناکام رہی ہے۔ لیکن آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب لاء ممبر نے ہاؤس کو یقین دلایا۔ کہ حکومت ہند اس بارہ میں ابھی کوشش کر رہی ہے۔ اس لئے صدر نے اس تحریک کے پیش کئے جانے کی اجازت نہ دی۔ ایک اور ممبر نے ہندوستانی سپاہیوں کو ہندوستان کے خرچ پر غیر ممالک میں بھیجنے کی وجہ سے تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہؤا تھا۔ لیکن وائسرائے نے اس کی اجازت نہ دی تھی۔ اس لئے پیش نہ ہو سکی۔ ایک اور تحریک التوا وائسرائے ہند کے جاری کردہ آرڈیننسوں کے خلاف تھی۔ مگر اسے صدر نے اس وجہ سے خلاف ضابطہ قرار دیا۔ کہ اس میں وائسرائے کے رویہ پر حرف گیری کی جائے گی۔ اینگلو انڈین لوگوں کے لئے ملازمتوں کی تعداد مخصوص کرنے کے خلاف بھی ایک تحریک پیش ہونی تھی۔ مگر چونکہ آج اس طبقہ کے لیڈر سر ہنری گڈنی ہاؤس سے غیر حاضر تھے اسلئے محرک نے اسے پیش کرنا خود ہی ملتوی کر دیا۔

ایک ہندو ممبر ڈاکٹر دیش مکھ کا ہندو عورتوں کے لئے طلاق کے حق کا بل اس سیشن میں پیش ہونے والا تھا۔ مگر معلوم ہؤا ہے۔ کہ کانگرس پارٹی کے لیڈر نے صدر سے درخواست کی ہے۔ کہ اسے دہلی سیشن پر ملتوی کر دیا جائے۔ تاکہ ہم بھی اس پر بحث میں حصہ لے سکیں۔ مجوز کی اپنی رائے بھی یہی ہے۔ بلکہ اس نے مسٹر جناح سے بھی درخواست کی ہے۔ کہ اس التوا کے لئے کوشش کریں۔ معلوم ہؤا ہے کہ مسلم لیگ کے ممبروں کو کانگرسی نشستوں پر بٹھلانے پر مسٹر جناح نے اعتراض کیا۔ اور صدر سے اس بارہ میں گفتگو بھی کی۔ مگر یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ اس احتجاج کا کوئی اثر ہوگا یا نہیں کیونکہ صدر کو کامل اختیار ہے کہ جہاں کسی ممبر کو چاہے بٹھا دے۔

مسٹر بوس کی توہین کے متعلق صدر کانگرس کا بیان

قارئین کرام کسی گذشتہ پرچہ میں یہ خبر پڑھ چکے ہیں۔ کہ پٹنہ کے بانکی پور میدان میں فارورڈ بلاک کے ایک جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے جب مسٹر بوس آئے۔ تو بعض لوگوں نے ان کے خلاف مظاہرے کئے۔ اور ان پر جوتے اور پتھر پھینکے۔ ۳۰ اگست کو رانچی سے بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس نے اس واقعہ کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ یہ مظاہرہ مسٹر بوس کے خلاف نہیں۔ بلکہ میرے خلاف تھا۔ اور ان کی نہیں میری توہین کی گئی ہے۔ جوتوں یا پتھروں سے انہیں تو کوئی چوٹ آئی یا نہیں۔ لیکن میرا دل اس سے ضرور زخمی ہؤا ہے۔ اگر پٹنہ کے لوگوں نے ایسا کر کے اس توہین کا انتقام لیا ہے۔ جو کلکتہ میں میری کی گئی تھی۔ تو انہوں نے میرے ساتھ سخت ناانصافی کی ہے۔ ایک سچے ستیہ آگرہی کی ڈکشنری میں لفظ انتقام کے لئے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیئے۔ اور جو لوگ امتحان کے وقت عدم تشدد اور ستیہ آگرہ کے اصول کو بھول جاتے ہیں۔ وہ ستیہ آگرہی کہلانے کے مستحق ہی نہیں۔ تشدد پر اتر آنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ گاندھی جی کے سب کئے کرائے پر پانی پھیر دیا جائے۔ اور ان کے مشن کو عمداً نقصان پہنچایا جائے۔ ہمارا عدم تشدد صرف حکومت کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ اپنے سیاسی مخالفوں کے لئے بھی ہونا چاہیئے۔ جن لوگوں کے ساتھ میرے شہر میں یہ بدسلوکی کی گئی ہے۔ میں پبلک طور پر ان سے معافی مانگتا ہوں۔ مظاہرے اگر اس لئے کئے گئے۔ کہ مظاہرین کو ڈر تھا کہ مسٹر بوس کی تقریریں ان کے سیاسی عقائد میں تزلزل پیدا کر دے گی۔ تو ان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کے عقائد کی بنیاد بہت کمزور ہے۔ مخالف کی بات سننا مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے پوزیشن واضح ہو جاتی ہے۔ اور اپنا عقیدہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ یہ بات قطعاً ناممکن ہے۔ کہ کانگرس کے اندر رہتے ہوئے ایک فریق تشدد کے ذریعہ دوسرے فریق کے سیاسی خیالات کی اشاعت کو روک سکے۔ اور جن لوگوں نے ایسا کرنا چاہا۔ انہوں نے کانگرس کے اصول کے خلاف کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلم لیگ کے حالیہ اجلاس کے متعلق سر محمد یعقوب کا بیان

دہلی میں مسلم لیگ کونسل کا حال میں جو اجلاس منعقد ہؤا ہے۔ اس کے متعلق شملہ سے ۳۰ اگست کو سر محمد یعقوب نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس اجلاس میں نہایت ہی افسوسناک واقعات رونما ہوئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعض غیر ذمہ دار ممبروں پر یہ جذبہ مسلط ہو رہا ہے۔ کہ انتہا پسندانہ خیالات کا اظہار کر کے عوام کو مشتعل کرنے میں انتہا پسند کانگرسیوں سے بھی گوئے سبقت لے جائیں اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بعض کانگرسی اور کانگرس کے تنخواہ دار ایجنٹ لیگ کونسل میں شامل ہو گئے ہیں۔ تا تفرقہ انگیزی کر سکیں۔ اگر مسٹر جناح کا اثر سب اثرات پر حاوی اور غالب نہ ہوتا۔ تو اسی اجلاس کے موقعہ پر لیگ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی مجھے اب بھی اس کا مستقبل اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ اور ایسا نظر آ رہا ہے کہ یہ زندگی اور موت کے درمیان لٹک رہی ہے۔ ضابطہ کی کارروائی کرنے کا خطرہ جب کانگرس ایسی مضبوط جماعت کی کمزوری کا باعث ہو چکا ہے۔ تو مسلم لیگ کے لئے اس کے ضرر کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ توہین آمیز اور اشتعال انگیز ریزولیوشن پیش کرنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ لیگ کو چند نامعقول اشخاص تک ہی محدود کر دیا جائے۔ اینگلو برٹش تجارتی معاہدہ پر سر سکندر کی رائے زنی کوئی قابل اعتراض چیز نہ تھی۔ مرکزی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے کئی ممبران کے ہم خیال ہیں۔ بلکہ مسٹر جناح بھی اسے برا نہیں سمجھتے۔ سر سکندر حیات اور مسٹر فضل الحق ایسے احباب ہی لیگ کے استحکام کا باعث ہیں۔ یہ لوگ لیگ سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے لیکن پھر بھی اگر کانگرس کے زر خرید اشخاص ان کی توہین کرنے کے لئے ریزولیشن پیش کریں۔ تو لیگ کا انجام ظاہر ہے۔ مسٹر فضل الحق صاحب نے بھی برطانیہ کی امداد کا اعلان کیا۔ پھر ان کے خلاف کوئی قرارداد کیوں نہ پیش کی گئی۔ اس سے ظاہر ہے کہ معترضین کا کوئی اصول نہیں۔ اگر جنگ میں برطانیہ کو شکست ہو۔ تو ہمارے حکمران بھی بدل جائیں گے۔ اور ہماری حالت پھر وہی ہو جائیگی جو حکومت مغلیہ کے اختتام پر تھی۔ لیکن اگر برطانیہ کو فتح ہوئی۔ تو ڈومنین سٹیٹس مل جائے گی۔

ان حالات میں ہندو اخبارات شائع کر رہے ہیں۔ کہ سر سکندر اور مسٹر فضل الحق مسٹر جناح سے علیحدہ ہو کر نئی مسلم لیگ قائم کریں گے۔ لیکن معتبر ذرائع سے معلوم ہؤا ہے کہ یہ خبر غلط ہے۔

معلوم ہؤا ہے کہ سر سکندر حیات خان نے ان باتوں سے قطعی طور پر لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ جو ان کی طرف منسوب کر کے شائع کی جا رہی ہیں۔ اجلاس کے دوران میں ہندو اخبارات نے بہت سی ایسی بے سر و پا خبریں شائع کی تھیں۔ اور یوں ظاہر کیا تھا۔ کہ لیگ میں کوئی زبردست اختلاف رونما ہو چکا ہے۔ اندرونی اصل یہ سبب کہ اس سے کیا مراد ہے کہ لیگ کا وجود ہی ان کے لئے ناقابل برداشت ہے بغرض

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

قیام امن کے لئے جرمنی اور برطانیہ کی گفت و شنید

لنڈن سے ۳۰ اگست کی خبر ہے۔ کہ ہٹلر کی طرف سے برطانوی پیغام کا جو جواب آیا ہے۔ اس پر وزیر اعظم اور وزیر خارجہ بہت دیر تک غور و خوض کرتے رہے۔ اس کے بعد کابینہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں اس پر پوری طرح غور کیا گیا۔ لیکن تاحال کسی سرکاری بیان کی اشاعت مناسب نہیں سمجھی گئی۔ تاہم یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جواب کی نوعیت ایسی ہے۔ کہ برطانیہ کو پھر اس کا جواب دینا پڑے گا۔ جو یقین کیا جاتا ہے۔ کہ آج رات ہی بھیج دیا جائے گا۔ اور اس میں ایسی قطعیت ہوگی۔ کہ ہٹلر کی طرف سے مزید نامہ و پیام کی احتیاج نہ رہے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ہٹلر کے جواب سے حکومت فرانس اور حکومت پولینڈ کو بھی مطلع کر دیا گیا ہے اور جواب میں ان کے عندیہ کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

برلن سے ۳۰ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ آج اچانک نازی پریس کا رویہ بدل گیا ہے کیونکہ اس نے جرمنی و برطانیہ کے مابین خوشگوار تعلقات کی اہمیت پر زور دینا شروع کیا ہے۔ ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ معاہدہ وارسائی کی بے انصافیوں کو دور کر کے دونوں ملکوں میں پائیدار معاہدہ ہو جانا چاہئے۔ نیز یہ کہ دونوں کے اتحاد میں پولینڈ کا جھگڑا روک بن رہا ہے۔ ایک اور اخبار نے لکھا ہے۔ کہ مسٹر چیمبرلین کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ جرمنی سے معاہدہ کرنا چاہتے ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روس و جرمنی کا معاہدہ

ماسکو سے ۲۹ اگست کی خبر ہے۔ کہ روسی پارلیمنٹ سوویٹ جرمن معاہدہ کی تصدیق اس ماہ میں نہیں کرے گی۔ اس تاخیر سے اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ڈینزگ کا مسئلہ پر امن طور پر حل ہو جائے۔ کل ایوان ماتحت نے اپنے پانچ منٹ کے اجلاس میں اس معاہدہ کی تصدیق کر دی۔ لیکن سپریم کونسل اسے فوراً منظور نہیں کرے گی۔ اس نے اس کو ایجنڈا میں سب سے آخر رکھا ہے۔ تا اس کی منظوری سے قبل ہی جنگی تیاریوں کا فیصلہ کر دیا جائے اور اگر ضرورت ہو۔ تو حکومت روس صورت حالات پر دوبارہ غور کرنے کے قابل ہو سکے۔

لنڈن سے ۳۰ اگست کی خبر ہے۔ کہ اس معاہدہ کا پہلا نتیجہ تو یہ نکلا ہے۔ کہ حکومت روس نے جرمن حکومت پر زور دیا ہے۔ کہ وہ جرمن کمیونسٹ لیڈر کامریڈ تھیلمن کو رہا کر دے۔ یہ شخص جرمنی کے کمیونسٹوں میں ایسا ہی درجہ رکھتا ہے۔ جو روس میں انقلاب کے بانی لینن کا تھا۔ اس شخص نے ۱۹۳۳ء کے انتخابات میں ہٹلر کا مقابلہ کیا تھا۔ لیکن مقابلہ میں چونکہ تین آدمی تھے۔ اس لئے ووٹ تقسیم ہو گئے اور یہ رہ گیا۔ کامیابی کے بعد ہٹلر نے تمام سرکردہ کمیونسٹ لیڈر گرفتار کرا دئے جن میں یہ شخص بھی تھا۔ اس پر آج تک نہ تو کوئی مقدمہ چلایا گیا ہے اور نہ رہا کیا جاتا ہے۔ اب حکومت روس کے زور دینے پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی رہائی کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ اس معاہدہ سے جرمنی میں کمیونسٹوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور ہٹلر کے خلاف کھلم کھلا بغاوت پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ہٹلر سٹالن کے دروازہ پر جبہ سائی کے لئے مجبور ہو چکا ہے۔

یورپ کے مختلف ممالک میں افراتفری

برلن سے ۳۰ اگست کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ کل سے بہت سی گاڑیاں ڈینزگ نہیں پونچیں۔ کیونکہ پولش گورنمنٹ نے رستہ میں ہی ان کو روک لیا ہے۔ ڈینزگ سینٹ نے اس کے متعلق ایک پر زور احتجاج بھی کیا ہے۔ ڈینزگ سینٹ نے حکم دے دیا ہے۔ کہ کوئی گڈس ٹرین پولینڈ نہ جائے۔ بلکہ پولینڈ سے گڈیا جانے والی گڈس ٹرینیں جو ڈینزگ سے گزرتی ہیں۔ روک لی گئی ہیں۔ جرمنی کی خفیہ پولیس نے ایک نہایت خوفناک سازش کا انکشاف کیا ہے۔ جس میں فوج کے بعض افسر پارلیمنٹ کے چند ممبر اور چند سرکردہ نازی شریک ہیں۔ اور جو ہٹلر کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ ایک ناچ گھر میں اس کا خاتمہ کرنے کا فیصلہ بھی ہو چکا تھا۔ کہ پولیس کو علم ہو گیا۔ اور اس نے گرفتاریاں کر لیں۔ بلجیم کے بادشاہ اور ملکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ جرمنی اور پولینڈ کا جھگڑا نپٹانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ پولینڈ کی حکومت نے ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ اس پیشکش کو منظور کر لیا ہے۔ حکومت اٹلی نے حکم دیا ہے۔ کہ بڑے بڑے شہروں کے باشندے شہروں کو خالی کر کے دیہات میں چلے جائیں۔ بالخصوص عورتوں۔ بچوں اور بوڑھوں کو فوراً منتقل کر دیا جائے۔ رات کے وقت روم میں تجربتاً اندھیرا رکھا گیا۔ موجودہ صورت حالات کو روم میں ایک سیاسی ڈیڈ لاک سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ اور لوگوں میں عام طور پر ایک مایوسی کی لہر دوڑ رہی ہے۔ اس ڈیڈ لاک کی ذمہ واری حکومت برطانیہ پر ڈالی جا رہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ روس سے غیر جارحانہ معاہدہ کے لئے اٹلی بہت ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ دو اخبارات کی اشاعت بالکل ممنوع قرار دے دی گئی ہے کیونکہ انہوں نے جنگ کے متعلق بعض خبریں مبالغہ کے ساتھ شائع کی تھیں۔ اور باقی اخبارات کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ چھ صفحات سے زیادہ حجم پر شائع نہ ہوں۔

ڈبلن سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ آئرلینڈ نے آئندہ جنگ میں غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پیرس سے ۳۰ اگست کی خبر ہے۔ کہ فرانس میں فوجی استحکامات بدستور کئے جا رہے ہیں۔ فوجیں مورچوں میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ سرحدات بند ہیں۔ سلسلہ ہائے رسل و رسائل منقطع ہیں۔ شہروں کو خالی کیا جا رہا ہے۔ آج ۷۰ ریل گاڑیاں عورتوں اور بچوں کو پیرس سے نکال کر محفوظ مقامات کی طرف روانہ ہو گئیں۔ حکومت نے تمام براڈکاسٹنگ